# امامِ پاک اور یزیدِ پلید

**19-August-2021**

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

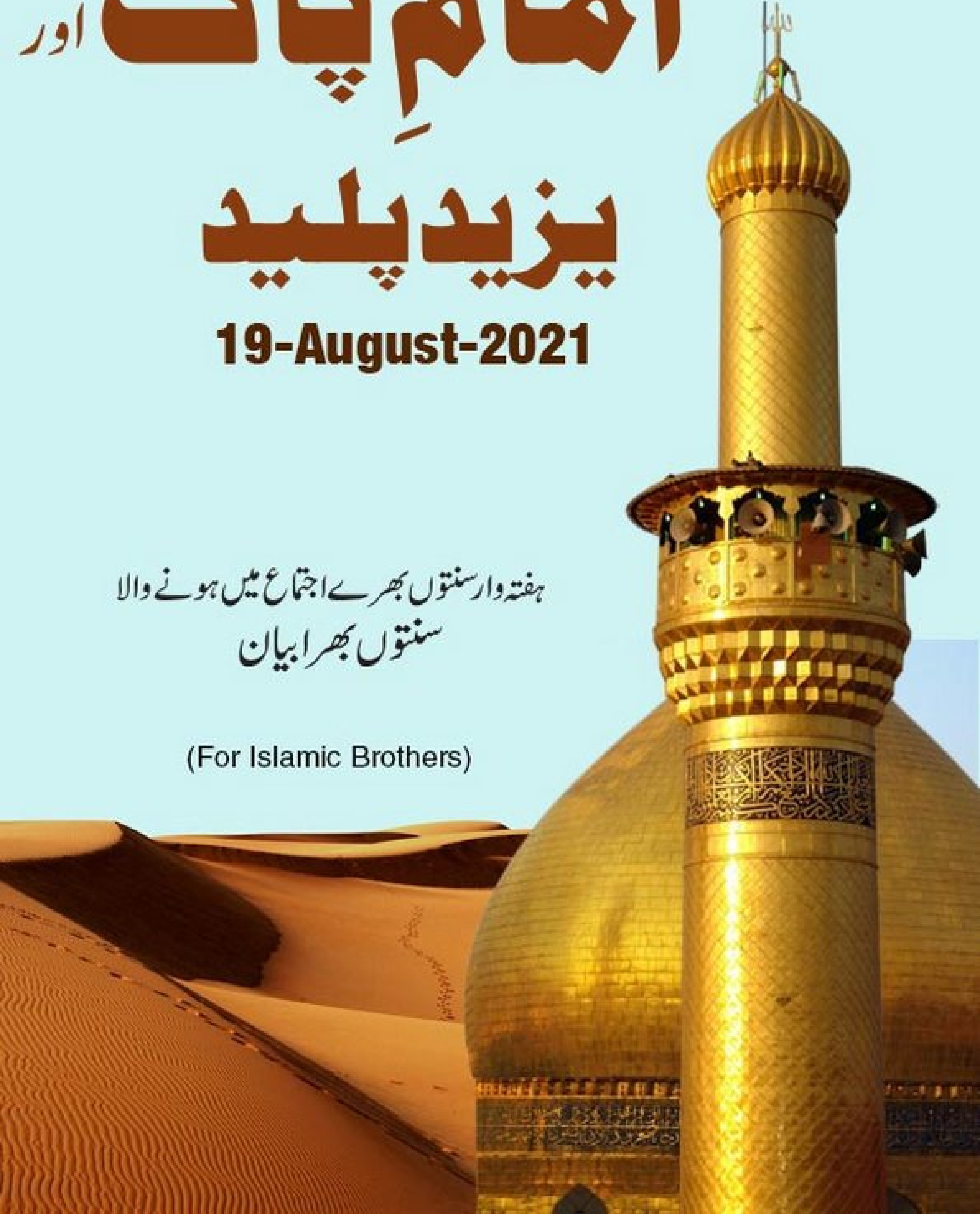

19 اگست، 2021 کو پاکستان کے ہفتہ وار اجتماعات میں ہونے والا بیان

# امامِ پاک اور یزید پلید

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

*قرآنِ کریم میں حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا کا ذِکْرِ خیر

*امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا تعارُف و فضائل

*سانحۂ کربلا سے ملنے والے چند مدنی پھول

پیشکش

**المدینۃ العلمیۃ** (اسلامک ریسرچ سنٹر)

(شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نیّت کی)

**پیارے اسلامی بھائیو!** مسجد میں حاضر ہوتے ہی اعتکاف کی نیت کر لیا کیجئے، اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! ڈھیروں ثواب نصیب ہوگا۔ یاد رکھئے! اعتکاف کی نیت کے بغیر مسجد میں کھانا، پینا، سونا، سحری افطاری کرنا، دَم کیا ہوا پانی پینا وغیرہ شرعاً جائز نہیں، یاد رہے! صرف کھانے، پینے، سونے وغیرہ کے لئے اعتکاف کی نیت کرنا بھی دُرُست نہیں، اعتکاف کی نیت رضائے اِلٰہی کے لئے ہو، اگر مسجد میں کھانا وغیرہ کھانا ہو یا سونے کا ارادہ بن جائے تو اللہ پاک کی رضا کے لئے اعتکاف کی نیت کیجئے، کچھ دیر عبادت یا ذِکْرُ و درود کیجئے، اب چاہیں تو کھا، پی یا سو سکتے ہیں۔

## درودِ پاک کی فضیلت

سرورِ دو عالم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے دن اور رات میں میری طرف شوق و محبت کی وجہ سے 3، 3 مرتبہ درود پاک پڑھا اللہ پاک پر حق ہے کہ وہ اُس کے اُس دن اور اُس رات کے گناہ بخش دے۔ [1]

ہم نے خطا میں نہ کی تم نے عطا میں نہ کی کوئی کمی سَرْوَرا تم پہ کروڑوں درود [2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

## بیان سننے کی نیتیں

حدیثِ پاک میں ہے: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت اَفْضَل عَمَل ہے۔ [3]



1... معجم کبیر، جلد: 18، صفحہ: 362، حدیث: 928۔

2... حدائقِ بخشش، صفحہ: 271۔

3... جامع صغیر، صفحہ: 81، حدیث: 1284۔

www.dawateislami.net

**اے عاشقانِ رسول!** سچی نیت بخشش کا ذریعہ ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! *اللہ پاک کی رضا کے لئے بیان سُنوں گا *عِلْم دِین سیکھوں گا *باادب بیٹھوں گا *ذِکرِ اَہلِ بیت کی برکتیں لُوٹوں گا *بیان سُن کر، سمجھ کر اس پر عمل کرنے کوشش کروں گا۔

اچھی اچھی نیّتوں کا، ہو خدا جذبہ عطا　　　بندۂ مُخلص بنا، کر عفو میری ہر خطا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب!　　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

## قرآنِ کریم میں حَسنَیْنِ کریمین کا ذِکْر

حضرت عَلّامہ پیر مِہر علی شاہ صاحب رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سیّد زادے ہیں، یقیناً اللہ پاک کے ولیٔ کامل بھی ہیں، عاشِقِ رسول بھی ہیں، یکم رمضان المبارک 1275 کو گولڑہ شریف ضلع راولپنڈی (پنجاب، پاکستان) میں پیدا ہوئے، حضور غوثِ پاک رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی اَوْلاد میں سے ہیں، 27 صَفَرُ المظفر کو تقریباً 81 سال کی عمر پاکر دُنیائے فانی سے رخصت ہوئے۔

حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ بہت زبردست عالِمِ دِین تھے، قرآن وحدیث کی اتنی گہری سمجھ بوجھ رکھتے تھے کہ... سُبْحٰنَ اللہ! ایک مرتبہ ایک انگریز پادری پِیر مِہر علی شاہ صاحب رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خِدْمت میں حاضِر ہوا اَور اس نے ایک عجیب سا سُوال کیا، بولا: تم مسلمان یہ دعویٰ کرتے ہو کہ قرآن شریف میں ہر چیز کا ذِکْر ہے، یہ دعویٰ غلط ہے، دیکھو! امام حُسَین (رَضِیَ اللہُ عَنْہُ) تمہارے نبی (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے نواسے ہیں، انہوں نے کربلا میں اسلام کی خاطِر اتنی بڑی قربانی پیش کی، وہ قرآنِ کریم کے، تمہارے دِین کے اتنے بڑے اور زبردست خادِم (یعنی نگہبان) ہیں، اس کے باوُجود قرآنِ کریم میں اِمام حُسین (رَضِیَ اللہُ عَنْہُ) کا نام تک موجود نہیں ہے۔ لہٰذا مسلمانوں کا یہ دعویٰ کہ قرآنِ کریم میں ہر چیز کا ذِکْر ہے، یہ دعویٰ ہرگز درست نہیں ہے۔

پیر مِہر علی شاہ صاحب رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اطمینان کے ساتھ انگریز کا اعتراض سُنا، جب اس نے اپنی بات پُوری کر لی تو فرمایا: کیا تم نے قرآن پڑھا ہے؟ پادری بولا: جی ہاں! پڑھا ہے، اس وقت بھی قرآن میری جیب میں ہے، (یہ کہہ کر اُس انگریز نے اپنی جیب سے قرآن شریف نکالا اور بولا:) فرمائیے! کہاں سے پڑھوں؟

اب ذرا توجُّہ کے ساتھ سچے عاشقِ رسول، عالمِ دِین حضرت پِیر مِہر علی شاہ صاحب رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی علمی شان و شوکت سنئیے! فرمایا: پادری صاحب! قرآن پڑھیئے، کہیں سے پڑھ دیجئے! پادری باادَب ہو کر بیٹھ گیا اور عربی لہجے میں تجوید کے ساتھ قرآن پڑھنا شروع کیا۔

ذرا اَندازہ کیجئے! ہے کافِر مگر قرآنِ کریم کو اپنے ساتھ رکھتا ہے، ہے کافِر مگر قرآنِ کریم کو اَدَب کے ساتھ، عربی لہجے میں، تجوید کے ساتھ پڑھتا ہے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ شاید اس کے اسی ادب، قرآنِ کریم کے ساتھ اس لگاؤ ہی کی برکت تھی کہ تقدیرًا اسے پِیر مِہر علی شاہ صاحب رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خِدمت میں لے آئی۔ بہر حال! پادری صاحب نے پڑھنا شروع کیا: اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم، بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم۔

اتنا ہی پڑھا تھا، مِہر علی شاہ صاحب رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے روک دیا اور فرمایا: عِلْمُ الْاَعْدَاد کے اعتبار سے بِسْمِ اللّٰہ شریف کے 786 عدد ہیں۔ اب ذرا لکھئے:

| | | |
|---|---|---|
| لفظ "امام حُسَیْن" کے عدد ہیں: | 210 | "امام حُسَین کا سن" پیدائش: 4 ہجری |
| آپ کا سن شہادت: | 61 ہجری | لفظ "کرب و بلا" کے عدد: 261 |
| لفظ "امام حسن" کے عدد: | 200 | امام حسن کا سن شہادت: 50 ہجری |

210+4+61+261+200+50، یہ کُل کتنے ہوئے؟ 786۔ پِیر مِہر علی شاہ صاحب رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اے پادری! قرآنِ مجید کی ایک ہی آیت جو تُو نے پڑھی ہے، اسی میں

امام حسین کا نام بھی موجود ہے ، امام حسین کے سالِ پیدائش کا ذِکْر بھی موجود ہے ، امام حسین کے سالِ شہادت کا ذِکْر بھی موجود ہے ، امام حُسَین جس مقام پر شہید ہوئے ، اس مقام کا ذِکْر بھی موجود ہے اور ساتھ ہی ساتھ امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ کے بھائی جان امام حَسَن مجتبیٰ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ کے نام اور سالِ شہادت کا بھی ذِکْر ہے اور اسی آیت سے یہ بھی پتا چل گیا کہ یہ دونوں بھائی امام ہیں (رَضِیَ اللہُ عَنۡہُمَا) ۔ ابھی تو یہ قرآنِ کریم کی ایک آیت ہے ، آگے چلئے تو شاید ان کی زندگی کے کئی واقعات بھی مل جائیں گے ۔ (1)

بے ادب گستاخ فرقہ کو سُنا دے اے حسنؔ  یُوں کہا کرتے ہیں سُنّی داستانِ اہلبیت (2)

انگریز پادری نے جب یہ ایمان افروز جواب سُنا تو اس کے دِل میں ہدایت کا نُور جگمگا اُٹھا اور وہ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا ۔ (3)

نِگاہِ ولی میں وہ تاثیر دیکھی  بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب !  صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

**پیارے اسلامی بھائیو!** اس ایمان افروز حکایت کو سامنے رکھ کر عاشقانِ رَسُول عُلماء کی علمی شان و عظمت کا بھی اندازہ لگائیے ، کیسے زَبَردست انداز میں ، فِی الْبَدِیْہ (یعنی پہلے کسی تیاری کے بغیر ، فوراً) جواب ارشاد فرمایا ۔ پھر اس کے ساتھ ساتھ قرآنِ کریم کی جامعیت بھی دیکھئے ! صِرْف ایک بِسۡمِ اللہ شریف میں کتنا کچھ بیان ہو گیا ... ! اور ایسا نہیں ہے کہ بِسۡمِ اللہ شریف میں بَس اتنی ہی باتوں کا ذِکْر ہے ، اسلام کے چوتھے خلیفہ ، بابِ مَدِیْنَۃُ الْعِلْم (شہرِ عِلْم کے دروازے) ، مولا علی رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ فرماتے ہیں : اگر میں چاہوں تو بِسۡمِ اللہ شریف کی تفسیر سے 70 اُونٹ بھر دوں (یعنی اتنے کاغذوں پر یہ تفسیر لکھی جائے کہ وہ کاغذ 70 اُونٹوں پر رکھے جائیں) ، (4) یہ ابھی صِرْف قرآنِ کریم کی ایک آیت ہے ، اندازہ کیجئے ! مکمل قرآنِ پاک میں عِلْم کے کتنے سمندر موجود ہوں گے ؟



1...مِہرِ مُنیر ، صفحہ : 425تا426 ، خلاصۃً ۔

2...ذوقِ نعت ، صفحہ : 103 ۔

3...تحریکِ پاکستان میں علماءِ کرام کا کردار ، صفحہ : 63 ۔

4...الاتقان فی علوم القرآن ، النوع : الثامن والسبعون ، صفحہ : 586 ۔

www.dawateislami.net

پھر اسی حِکایت سے اَہم ترین مدنی پھول جو سیکھنے کو ملا، وہ ہے : امامِ حَسَن مجتبیٰ اور امامِ حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا کی شان و عظمت، قرآنِ کریم میں ان کا اچھا تذکرہ ہونا۔ جو لوگ قرآنِ کریم کو سمجھتے ہیں، جو قرآنِ کریم کے رازوں سے واقف ہیں، جنہوں نے قرآنِ کریم کو پڑھنے سمجھنے کے لئے زندگیاں لگا دی ہیں، وہ جانتے ہیں کہ قرآنِ کریم میں حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن کے کیسے پیارے پیارے اَوْصاف و فضائل کا بیان موجود ہے، دیکھ لیجئے! ایک عاشِقِ رَسُول، ماہِرِ عالِمِ دِین، پِیر مِہر علی شاہ صاحب رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے صِرْف بِسْمِ اللہ شریف کی روشنی میں حَسَنَیْنِ کَرِیْمَین رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا کی زندگی مبارک کا پُورا نقشہ کھینچ دیا۔

یہ پِیر مِہر علی شاہ صاحب رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا اپنا خوبصُورت، عالمانہ انداز ہے، ورنہ قرآنِ کریم میں کئی مقامات پر حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن کا واضح ذِکر بھی موجود ہے، سنیئے!

*پارہ : 22، سورۂ اَحزاب، آیت : 33، ارشاد ہوتا ہے :

اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَ یُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا(۳۳)

ترجمہ کنزُالعِرفان : اے نبی کے گھر والو! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے ہر ناپاکی دُور فرما دے اور تمہیں پاک کر کے خوب صاف ستھرا کر دے۔

طَبَرانی شریف اور مُسلم شریف میں حدیثِ پاک ہے، پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت علی، حضرت فاطمہ اور حَسَنَیْنِ کَرِیْمَین (رَضِیَ اللہُ عَنْہُمْ) کو چادر مبارک میں لے کر یہ آیت تلاوت فرمائی، (1) ایک روایت میں ہے : آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دُعا کی : مولیٰ! یہ میرے اَہْلِ بیت ہیں، انہیں خوب ستھرا فرما دے۔ (2)



1... مسلم، کتاب : فضائل الصحابۃ، باب : من فضائل علی بن ابی طالب، صفحہ : 940، حدیث : 2404۔

2... ترمذی، ابواب : المناقب عن رسول اللہ، باب : فضل فاطمۃ، صفحہ : 871، حدیث : 3875۔

www.dawateislami.net

*پارہ : 25، سورۂ شُوریٰ، آیت : 23، ارشاد ہوتا ہے :

قُلْ لَّاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰىؕ

ترجمہ کنزُالعِرفان : تم فرماؤ : میں اس پر تم سے کوئی معاوضہ طلب نہیں کرتا مگر قرابت کی محبت۔

سُلْطَانُ الْمُفَسِّرِیْن، حضرت عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں : جب یہ آیت نازِل ہوئی، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کیا : یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ! آپ کے اَہْلِ قرابت جن سے محبت کا اللہ پاک نے حکم دیا ہے، یہ کون ہیں؟ فرمایا : علی، فاطمہ اور ان کے دونوں بیٹے یعنی حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن رَضِیَ اللہُ عَنْہُمْ اَجْمَعِیْن۔ (1)

*پارہ : 5، سورۂ نساء، آیت : 54 میں اللہ پاک فرماتا ہے :

اَمْ یَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَاۤ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖۚ

ترجمہ کنزُالعِرفان : بلکہ یہ لوگوں سے اس چیز پر حسد کرتے ہیں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے عطا فرمائی ہے۔

حضرت امام باقِر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں : اس آیتِ کریمہ میں بیان کئے گئے وہ لوگ جنہیں اللہ پاک نے اپنا فَضْل عطا کیا اور جن سے کافِر و مُنافِق حَسَد کرتے ہیں، خُدا کی قسم ! یہ ہم اَہْلِ بیت ہیں۔ (2)

## اَہْلِ بَیت کون ہیں؟

اس کے عِلاوہ قرآنِ کریم کی کئی آیات ہیں، جن میں اَہْلِ بیتِ اَطْہار کی شان و عظمت بیان کی گئی ہے، یقیناً حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن بھی ان فضائل میں شامل ہیں کہ یہ بھی اَہْلِ بیت ہیں۔ لفظِ اَہْل کا معنیٰ ہے : والا۔ بیت کا معنیٰ : گھر۔ اَہْلِ بیت کا معنیٰ ہوا : گھر والے۔ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَہْلِ بیت کون ہیں؟ سب سے پہلے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اَزْواجِ پاک، جنہیں قرآنِ کریم نے اُمَّھَاتُ الْمُؤْمِنِیْن (مؤمنوں کی مائیں)



1... معجم کبیر، جلد : 2، صفحہ : 181، حدیث : 2575۔

2... الصواعق المحرقۃ، الباب : الحادی عشر، صفحہ : 190۔

www.dawateislami.net

قرار دیا، ان کے بعد پیارے آقا، سردارِ اَنبیا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تمام اَوْلادِ پاک، آپ کے تمام شہزادے، چاروں شہزادیاں اور اِن شہزادیوں کی اَوْلاد، ان سب کو اَہْلِ بیت کہا جاتا ہے، لہٰذا قرآنِ کریم کی جتنی آیات میں اَہْلِ بیتِ اطہار کا ذِکْر ہے، اُن تمام آیات میں حَسَنَیْنِ کَرِیْمَین کا بھی ذِکْر موجود ہے۔

ان کی پاکی کا خُدائے پاک کرتا ہے بیاں      آیۂ تطہیر سے ظاہر ہے، شانِ اَہْلِ بیت[1]

**وضاحت:** آیۂ تَطْہِیْر (یعنی پارہ:22، سورۂ اَحزاب کی آیت:33جس میں اَہْلِ بیت کی ظاہِر و باطن کی پاکی کا بیان ہے، اس آیت) سے صاف ظاہِر ہے کہ اللہ پاک بھی اَہْلِ بیتِ اطہار کی پاکی کا بیان فرماتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!      صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

# امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا مختصر تَعارُف

* سلطانِ کربلا، سَیِّدُ الشُّھَداء، امامِ عالی مقام، امامِ عرش مقام، امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ **نواسۂ رسول ہیں** * مولائے کائنات، مولا علی اور جگر گوشۂ رسول، سیدہ فاطمہ بتول رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا کے شہزادے ہیں *امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ 5 شعبان، سَن 4 ہجری کو مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے *پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ کا نام: حُسَیْن اور شبیر رکھا *امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی کنیت: ابو عبد اللہ ہے *لقب: سِبْطِ رسول (رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نواسے) اور رَیْحَانَۃُ الرَّسُوْل (یعنی رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پھول) ہے[2] *قاسمِ نعمت، مالکِ جنّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے امام حَسَن مجتبیٰ اور امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا کے متعلق فرمایا: میرے یہ دونوں بیٹے جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں[3] *ایک حدیثِ پاک میں ہے: مَنْ اَحَبَّھُمَا فَقَدْ اَحَبَّنِی جس نے ان دونوں



1...ذوقِ نعت، صفحہ:100۔

2...سوانحِ کربلا، صفحہ:103۔

3...معجم کبیر، جلد:2، صفحہ:174، حدیث:2549۔

www.dawateislami.net

(امام حسن اور امام حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا) سے محبت کی، اس نے مجھ سے محبت کی وَ مَنْ اَبْغَضَهُمَا فَقَدْ اَبْغَضَنِی اور جس نے ان دونوں سے دشمنی رکھی اس نے مجھ سے دشمنی رکھی[1]* رسولِ اَکرم، نُورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرمایا کرتے: هُمَا رَيْحَانَتَایَ مِنَ الدُّنْيَا (یعنی) حَسَن اور حُسَیْن دُنیا میں میرے دو پھول ہیں[2]* پیارے آقا، سَیِّدُ الْاَنبیا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم امام حَسَن اور امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا کو سُونگھا کرتے اور سینے سے لپٹاتے تھے۔[3]

کیا بات رضا اُس چمنستانِ کرم کی ——— زَہراء ہیں کلی جس میں حُسَیْن اور حَسَن پھول[4]

**وضاحت**: اے رَضا! اُس عِزَّت والے، کَرَم والے باغ (یعنی خاندانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) کی کیا بات ہے کہ جس میں حضرت فاطمہ زَہرا رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کلی ہیں اور حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا پھول ہیں۔

سیدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ایک اَور مقام پر بارگاہِ رسالت میں عرض کرتے ہیں:

اُن دو کا صدقہ جن کو کہا میرے پھول ہیں ——— کیجئے رضا کو حشر میں خنداں مثالِ گُل[5]

**وضاحت**: یارسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! حسنین کَرِیْمَیْن جن کو آپ نے اپنا پھول فرمایا ہے، ان کا واسطہ حشر میں رضا پر ایسا کرم فرمائیے کہ رضا پھول کی طرح کِھل اُٹھے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! ——— صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

**پیارے اسلامی بھائیو!** امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی وِلادت کے ساتھ ہی آپ کی شہادت کی خبر بھی مشہور ہوگئی تھی، حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہو کر خبر دی کہ یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کے نواسے کو آپ کی اُمَّت شہید کردے گی، حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے آپ کے مقامِ شہادت یعنی کربلا کی مٹی بھی بارگاہِ رسالت میں پیش کی۔[6]



1... معجم کبیر، جلد: 2، صفحہ: 182، حدیث: 2581۔

2... ترمذی، ابواب: المناقب، باب: مناقب ابی محمد حسن بن علی، صفحہ: 856، حدیث: 3777۔

3... ترمذی، ابواب: المناقب، باب: مناقب ابی محمد حسن بن علی، صفحہ: 856، حدیث: 3779۔

4... حدائق بخشش، صفحہ: 79۔

5... حدائق بخشش، صفحہ: 77۔

6... سوانح کربلا، صفحہ: 106۔

www.dawateislami.net

**پیارے اسلامی بھائیو!** تقدیر کا لکھا پُورا ہوا ، امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اپنے 72 وفادار رُفقا کے ساتھ ، 10 محرم الحرام ، سن 61 ہجری کو میدانِ کربلا میں یزید پلید کے خِلاف حق کی آواز بلند کرتے ہوئے ، نانا کے دِین پر پہرا دیتے ہوئے ، ظُلم سہتے ہوئے ، دُکھ اور غم کے پہاڑ کے سامنے ثابِت قدم رہ کر انتہائی عِزّت کے ساتھ ، شُجاعت کے ساتھ ، شان و شوکت کے ساتھ شہید ہوئے اور رہتی دُنیا تک کے لئے باطِل کے خِلاف کھڑے ہونے کا ، حق پر چلنے کا ، دینداری کا ، عزّت سے جینے ، عِزّت سے مرنے کا ، شُجاعت کا ، بہادری کا ، استقامت کا اور صبر و رضا کا سبق دے گئے۔

حُسَین عَزم سفر ہے مُسافری کے لئے　　　حُسَین ایک علامت ہے زِندگی کے لئے

ایک اور شاعِر نے کہا :

قربانیوں کی آنکھ کا تارا حُسَین ہے　　　فِطرت کی مصلحت کا اشارہ حُسَین ہے

پھر کیوں نہ ہم کہیں کہ ہمارا حُسَین ہے　　　وہ اس لئے لڑے کہ ستم کو مٹا سکیں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

**پیارے اسلامی بھائیو!** واقعۂ کربلا بہت مشہور ہے ، عموماً ہم یہ واقعہ پڑھتے ، سُنتے رہتے ہیں ، اگر تفصیل کے ساتھ ، درست روایات کی روشنی میں واقعۂ کربلا پڑھنا چاہیں تو مکتبۃ المدینہ کی 2 کتابیں **"سوانحِ کربلا"** اور **"آئینۂ قیامت"** پڑھ لیجئے۔ آج ہم اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم ! واقعۂ کربلا سے حاصِل ہونے والے چند سبق سیکھنے کی سعادت حاصِل کریں گے ، ہم الحمدللہ ! حُسَینی ہیں ، الحمدللہ ! ہم یزید سے ، یزیدیت سے بیزار تھے ، بیزار ہیں اور بیزار رہیں گے ، لہٰذا آج ہم امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی سیرتِ پاک سے ، واقعۂ کربلا سے حاصِل ہونے والے مدنی پھول سُن کر ، انہیں اپنے دِل کے گلدستے میں سجانے کی کوشش کریں گے تاکہ اِن پر عَمَل کر کے سچّے اور پکّے حسینی ہونے کا ثبوت دے سکیں۔

## (1): جذبہ اِیمانی حکمتِ عملی کے ساتھ

پہلامدنی پھول جوامام حُسَین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی سیرتِ پاک سے سیکھنے کوملتا ہے، وہ ہے: **جذبۂ اِیمانی مع حکمتِ عَمَلی۔**

عام طَور پر جس انداز سے اور جن مواقع پر امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا حوالہ دیا جاتا ہے، اس سے یُوں لگتا ہے، جیسے امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ مَعَاذَ اللہ بہت جَوشیلے تھے، لہٰذا جیسے ہی یزید پلید تختِ حکومت پر آیا، آپ جوش میں آکر، 72 ساتھیوں کے ساتھ میدانِ کربلامیں پہنچے اور یزیدیوں کے خِلاف لڑتے لڑتے شہید ہو گئے۔ حالانکہ ایسی بات نہیں ہے، امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ جذبۂ اِیمانی والے تھے، امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قرآن پڑھتے بھی تھے، قرآن سمجھتے بھی تھے، حدیث پڑھتے بھی تھے، حدیث سمجھتے تھے، امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ دِین کے رازوں کو سمجھتے تھے، دِین کی کامِل سمجھ بُوجھ رکھنے والے تھے، اس لئے امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا جذبہ خالی جذبہ نہیں تھا بلکہ امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا جذبہ جذبۂ اِیمانی تھا، امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی شہادت توازَل سے لکھی ہوئی تھی، آپ نے کربلا کے میدان میں شہید ہونا ہی تھا، اس کے اسباب بننے ہی تھے، امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ خود بھی اپنی شہادت کے متعلق جانتے تھے، اس کے باوُجُود امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے کسی ملحے بھی حکمتِ عملی کوچھوڑا نہیں، ایسا نہیں تھا کہ امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اُٹھے اور کربلا میں جاکر یزیدیوں سے لڑتے لڑتے شہید ہو گئے بلکہ امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے پُوری پُوری حکمتِ عملی سے کام لیا اور کمال گہرائی کے ساتھ قرآن و حدیث کو سمجھ کر پُوری عقل مندی سے فیصلے لئے اور دین پر پُوری طرح عَمَل کرتے ہوئے دِین کے لئے قربانی پیش کی۔

اب یہاں دو باتیں ہیں، **ایک ہے:** یزید کی بیعت کرنا، اس میں امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے بالکل مصلحت پرستی نہیں کی، ایک سیکنڈ کے کروڑویں حصے میں بھی امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے یزید کی بیعت نہیں کی۔ **دوسری بات ہے:** یزید کے خِلاف عملی اقدامات کرنا، اس میں امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے حکمتِ عملی اختیار فرمائی، یزید پلید 60 ہجری میں، رَجَب کے مہینے میں تخت پر بیٹھا، یزید نے مدینۂ منورہ کے گورنر وَلید کو خط لکھ کر امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے

بیعت ملنے کا کہا ، وَلِید نے رات ہی کو امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے پاس پیغام پہنچایا ، امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَلِید کے پاس تشریف لائے ، وَلِید نے یزید کی بیعت کا مطالبہ کیا ، اس پر امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے یزید کی بیعت نہ کی بلکہ اپنے گھر والوں کو ساتھ لے کر مکہ مکرمہ تشریف لے گئے۔ رَجب سے لے کر ذوالحج تک یعنی تقریباً 5 مہینے امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مکہ مکرمہ میں رہے اور اس دوران خاموشی اختیار فرمائی۔ ان 5 مہینوں میں کُوفہ والوں کی طرف سے مسلسل خط آئے ، کُوفہ والے درخواست کرتے تھے : عالی جاہ! یزید سخت فاسِق اور ظالم ہے ، ہم اس کی بیعت نہیں کرنا چاہتے ، اس وقت رُوئے زمین پر صِرف آپ ہی خِلافت کے حق دار ہیں ، آپ ہی یزید کو ظُلْم و ستم سے رَوک سکتے ہیں ، آپ تشریف لائیے ، ہم آپ کی بیعت کریں گے ، آپ کے لئے تَن ، مَن ، دَھن کی بازی لگا دیں گے۔

اب شرعی مسئلہ یہ ہے کہ ایک طرف نا اَہْل ہو ، دوسری طرف خِلافت اور عہدے کا اَہْل ہو ، مسلمان اُس اَہْل کو عرض کریں کہ آپ یہ منصب قبول کیجئے تاکہ اُمَّت نا اَہْل کے ظلم و ستم سے بچ جائے ، اس صُورت میں جو خِلافت اور منصب کا اَہْل ہے اس پر ضروری ہے کہ وہ منصب کو قبول کرے تاکہ مَظْلُوموں کی مدد ہو۔ جب کُوفہ والوں نے امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی خِدْمت میں خط بھیج کر بار بار مطالبہ کیا تو اب امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے لئے شَرْعاً لازِم تھا کہ آپ یزید کے خِلاف عملی اقدام کرتے ، ورنہ کُوفہ والے روزِقیامت یہ عُذْر کرتے کہ یا اللہ پاک! ہم نے امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی خِدْمت میں بار بار عرض کی تھی ، جب امام حُسَین تشریف نہ لائے تو ہم مجبور ہو گئے اور یزید چاہے ظالم تھا ، فاسِق تھا ، ہمیں اس کی بیعت کرنی پڑی۔

اس لئے جب شَرْعاً لازِم ہو گیا تو امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اس وقت حکمتِ عملی اختیار فرمائی اور کُوفہ کے حالات کا جائزہ لینے کے لئے اپنے چچا زاد بھائی امام مُسْلِم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو کُوفے بھیجا۔

یہ تمام حکمتِ عملیاں اختیار کرنے کے بعد امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ کُوفہ کے لئے روانہ ہوئے۔ مگر افسوس! کوفہ والے بے وفا نکلے، انہوں نے خُود خط لکھ لکھ کر امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ کو کوفہ بُلا کر آپ کو یزیدی فوج کے حوالے کر دیا، امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ ابھی راستے ہی میں تھے کہ یزیدی فوج نے آپ کا راستہ روک لیا، یُوں امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ کربلا پہنچے اور دِین کی حفاظت کرتے ہوئے 72 تن قربان کئے اور آخر میں خود بھی جامِ شہادت نوش فرمایا۔

| | |
|---|---|
| ہزاروں میں بہتّر تن تھے تسلیم و رضا والے | حقیقت میں خُدا اُن کا تھا اور یہ تھے خُدا والے |
| کسی نے جب وطن پوچھا تو حضرت نے یہ فرمایا | مدینے والے کہلاتے تھے، اب ہیں کربلا والے |
| حسین ابن علی کی کیا مدد کر سکتا تھا کوئی | یہ خود مشکل کشا تھے اور تھے مشکل کشا والے |
| دوائے دَرْدِ عصیاں پنج تَن کے دَر سے ملتی ہے | زمانے میں یہی مشہور ہیں دارُ الشِّفا والے |

**پیارے اسلامی بھائیو!** ہمیں بھی چاہئے کہ ہم حقیقی حسینی بنیں، امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ قرآنِ کریم کو سمجھتے تھے، ہم بھی قرآنِ کریم کو سمجھیں، امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ حدیثِ پاک کے عالم تھے، ہم بھی حدیثِ پاک کا عِلْم حاصِل کریں، امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ دِین کو سمجھتے بھی تھے، دِین کے کامِل پَیرو کار بھی تھے، ہمیں بھی چاہئے کہ اپنے اندر جذبۂ ایمانی پیدا کریں، اللہ و رسول جو حکم دیں، اسے مانیں، اسی کے مطابق نیکی کی دعوت دیا کریں۔ امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ نے یزید کے تخت پر بیٹھنے سے لے کر کربلا میں شہید ہونے تک لمحہ لمحہ حکمتِ عملی کا مُظاہرہ فرمایا، ہمیں بھی چاہئے کہ ہم حکمتِ عملی کے ساتھ نیکی کی دعوت دیں۔ اللہ پاک ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

| | |
|---|---|
| ہر طرف نیکی کی دعوت عام ہو | نیک ہو اُمّت اے نانائے حُسَین |
| خوب مدنی قافلوں کو دُھوم ہو | نیک ہو اُمّت اے نانائے حُسَین |

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

## (2): کربلا میں اَصل جنگ لادِینِیَّت کے خِلاف تھی

**پیارے اسلامی بھائیو!** واقعۂ کربلا کے متعلق ایک بنیادی بات ہے، وہ یہ کہ میدانِ کربلا میں امام حُسَیْن رَضِیَ اللهُ عَنْهُ کس کے خِلاف کھڑے ہوئے تھے؟ سب جانتے ہیں: امام حُسَیْن رَضِیَ اللهُ عَنْهُ یزید کے خِلاف تھے۔ اب سُوال یہ ہے کہ کیا یزید کے ساتھ امام حُسَیْن رَضِیَ اللهُ عَنْهُ کو کوئی ذاتی دُشمنی تھی؟ سب جانتے ہیں کہ امام حُسَیْن رَضِیَ اللهُ عَنْهُ کی کوئی ذاتی دُشمنی نہیں تھی؟ کیا مَعَاذَ الله! امام حُسَیْن رَضِیَ اللهُ عَنْهُ تاج و تخت چاہتے تھے؟ نہیں، خُدا کی قسم! امام حُسَین رَضِیَ اللهُ عَنْهُ تاج و تخت نہیں چاہتے تھے، امام حُسَیْن رَضِیَ اللهُ عَنْهُ تو جنّتی نوجوانوں کے سردار، مالِکِ جنّت، قاسِمِ نعمت صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نواسے ہیں، دُنیا کے ہزاروں تاج، لاکھوں تخت امام حُسَیْن رَضِیَ اللهُ عَنْهُ کے قدموں کی دُھول کے برابر بھی نہیں ہیں۔ پھر امام حُسَیْن رَضِیَ اللهُ عَنْهُ یزید کے خِلاف کیوں آئے؟ اس کا بہت آسان اور سادہ سا جواب ہے: امام حُسَیْن رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اَصل میں لادِینِیَّت کے خِلاف تھے۔ یزید پلید دِین کے خِلاف تھا، یزید پلید دِین کو، شریعت کے اَحکام کو پامال کرنا چاہتا تھا، یزید شرابی تھا، شراب کو عام کرنا چاہتا تھا، یزید بدکردار تھا، بدکرداری کو عام کرنا چاہتا تھا، یزید ظالِم تھا، یزید فاسِق تھا، اس لئے امام حُسَیْن رَضِیَ اللهُ عَنْهُ نے یزید کے خِلاف عملی اِقْدام فرمایا۔ امام حُسَیْن رَضِیَ اللهُ عَنْهُ جب کُوفہ تشریف لے جارہے تھے، راستے میں ایک جگہ یزیدی فوج نے امام حُسَیْن رَضِیَ اللهُ عَنْهُ کے قافلے کو رَوکا، اس وقت امام حُسَیْن رَضِیَ اللهُ عَنْهُ نے خطبہ ارشاد فرمایا، اس خطبے میں کربلا کے اَصل مقصد اور فلسفۂ کربلا کا پُورا پُورا بیان ہے، امام حُسَیْن رَضِیَ اللهُ عَنْهُ نے فرمایا: اے لوگو! بے شک الله پاک کے رسول، رسولِ مقبول صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو ظالِم بادشاہ کو دیکھے، ایسا بادشاہ جو حرام کو حلال کرے، الله پاک کا عہد توڑے، سُنّتِ رسول کا مُخالف ہو، الله پاک کے بندوں میں گُناہ اور سرکشی پھیلائے، ایسے بادشاہ کو دیکھنے والا اگر اپنی طاقت کے مُطابق قول و عَمَل کے ذریعے اس بادشاہ کو نیکی کی دعوت نہ دے، وہ شخص بھی اس بادشاہ

کے ساتھ (مقامِ سزا) میں ہو گا۔ [1] اے لوگو! سُن لو...! ان لوگوں (یعنی یزید اور یزیدیوں) نے شیطان کی اطاعت لازِم کرلی، رحمٰن کی اطاعت کو چھوڑا، فساد پھیلایا، اللہ پاک کی حُدُود کو پامال کیا، حرام کو حلال کیا، حلال کو حرام بنایا اور میں اس بات کا اَہْل ہوں (یعنی یزید کو اس کے ظُلْم سے روکنا مجھ پر لازِم ہے)۔

**اے عاشقانِ صحابہ واَہلِ بیت، اے عاشقانِ امام حُسَیْن!** امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے اس ایمان افروز خطبے کا ایک ایک لفظ بتا رہا ہے کہ امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ لَادِیْنِیَّت کے خِلاف لڑے تھے، امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ظُلْم کے خِلاف تھے، امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ گُنَاہ کے مُخَالف تھے، امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ دِین کے مُحَافِظ تھے اور ہم الحمد للہ! حسینی ہیں، ہم الحمد للہ! امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے غُلام ہیں، ہم حُسَیْنِیَّت کو پسند کرتے ہیں، ہم یزیدیت سے نفرت کرتے ہیں۔

اب ذرا اِنْصَاف کے ساتھ ہم اپنے مُتعلق غور کریں، کیا ہمارا وُجُود ہمارے حسینی ہونے کی گواہی دیتا ہے، کیا ہمارا لباس ہمارے حسینی ہونے کی گواہی دیتا ہے، ہمارا چہرہ، ہمارا اندازِ زندگی، ہمارے طَور طریقے یہ سب کیا ہمارے حسینی ہونے کی گواہی دے رہے ہیں؟ اگر نہیں دے رہے تو **اے عاشقانِ رسول! اے عاشقانِ صحابہ و اَہلِ بیت، اے عاشقانِ امام حُسَیْن!** غور کیجئے! ہم کس کی طرف ہیں؟ امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی اَصْل جنگ ہی لَادِیْنِیَّت کے خِلاف تھی، کیا آج حسینی کہلانے والے، امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی غُلامی کا دَم بھرنے والے لَادِیْنِیَّت کے فروغ میں حِصَّہ دار نہیں بَن رہے؟ یزید کیا کرتا تھا؟ یزید شراب پیتا تھا، کیا ہمارے معاشرے میں شراب عام نہیں ہو رہی؟ یزید بد کردار تھا، کیا ہمارے معاشرے میں بدکاری اور بدکرداری فروغ نہیں پا رہی؟ یزید مادَر پِدَر آزادی (دِین سے لاتَعَلُّق ہو جانا) چاہتا تھا، کیا ہمارے معاشرے میں یہ آزادی فروغ نہیں پا رہی؟ یزید بے حیاء تھا، کیا ہمارے معاشرے میں بے حیائی عام نہیں ہوتی جا رہی؟ یزید نمازوں سے بے پرواہ تھا، کیا آج نمازوں سے



1... تاریخ طبری، جلد: 3، صفحہ: 306۔

www.dawateislami.net

بے پروائی نہیں برتی جارہی؟ مسجدیں وِیران ہورہی ہیں، گُنَاہوں کے اڈے آباد ہورہے ہیں، بے ایمانی، دو نمبری، بدکاری، گُناہ، ظُلْم، زیادتی، لڑائی جھگڑے عام ہوتے جارہے ہیں، کیا یہ سب کچھ کرنے والے حسینی کہلانے کے حق دار ہوسکتے ہیں؟ ہرگز نہیں ہوسکتے۔ جو دِین کو عقل پر تولتے ہیں، جو قرآن وحدیث کی تعلیمات پر مَعَاذَ الله! انگلیاں اُٹھاتے ہیں، جو سوشل میڈیا پر، ٹی وِی چینلوں پر بیٹھ کر دِین کے خِلاف زبان چلاتے ہیں، کیا یہ حسینی کہلانے کے حق دار ہیں؟ ہرگز نہیں ہیں۔

پھر وہ لوگ بھی اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھیں جو گُنَاہوں سے دُور رہنے کی کوشش تو کرتے ہیں، جو دیندار تو ہیں، جو نمازیں تو پڑھتے ہیں مگر یزیدیت کے اِس سیلاب کے خِلاف، گُنَاہوں کی آندھی کے خِلاف، لَادِینیّت کے خِلاف کھڑے نہیں ہوتے، نیکی کی دعوت نہیں دیتے، بُرائی سے منع نہیں کرتے، کیا یہ لوگ حسینی جذبہ رکھنے والے ہیں؟

الله! الله! امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا جذبۂ اِیمانی تو دیکھئے! امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کربلا کے میدان میں بھی نیکی کی دعوت دیتے رہے، یزیدی، قُوَّت کے نشے میں بدمست تھے، یزیدی ظُلْم و سِتَم کی آندھیاں چلا رہے تھے، امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اس وقت بھی انہیں برائی سے منع کر رہے تھے، یہاں تک کہ 10 محرم کی صبح کو جب کربلا میں جنگ کا آغاز ہوا، اس سے پہلے بھی امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے خطبہ ارشاد فرمایا، یزیدیوں کو نیکی کی دعوت دی، ظُلْم و سِتَم سے باز رہنے کی تلقین فرمائی۔

اللہُ اَکْبَر! جب امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ میدانِ کربلا میں، یزیدی ظالموں کو بھی نیکی کی دعوت دے رہے ہیں تو کیا حسینی کہلانے والوں کا حق نہیں بنتا کہ وہ بھی نیکی کی دعوت کو عام کریں؟ کیا امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے غُلاموں کا یہ حق نہیں ہے؟ کہ وہ بھی گُنَاہوں کے سیلاب کے سامنے بند باندھنے کے لئے تیار ہو جائیں، بے حیائی پھیل رہی ہو، دِین کو، دِینی تعلیمات کو، قرآن وحدیث کے اَحکام کو پَسِ پُشت ڈالا جارہا ہو تو کیا حسینی کہلانے والوں کو

نہیں چاہئے کہ وقت کی قربانی دیں، مال کی قربانی دیں اور نیکی کی دعوت کے لئے، برائی سے منع کرنے کے لئے میدان میں اُتر آئیں؟ **اے عاشقانِ امام حُسَیْن!** ہمارا حق بنتا ہے، ضرور بنتا ہے، ہم حسینی ہیں، ہم امام حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے غُلام ہیں، ہم پر لازم ہے کہ ہم امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی پاکیزہ سیرت سے دَرْس حاصل کریں اور حکمتِ عملی کے ساتھ، قرآن و حدیث کی پیروی کرتے ہوئے، شریعت کے دائرے میں رِہ کر نیکی کی دعوت دیں، بُرائی سے منع کریں۔ یہ دَرْسِ کربلا ہے اور یہ کردارِ امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ہے۔

نانائے حُسَیْن، رحمتِ دارَین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشادِ پاک ہے: جو نیکی کی دعوت نہ دے اور بُرائی سے منع نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں۔ (1)

اللہ کی پناہ! اللہ کی پناہ! **اے عاشقانِ رسول!** غور کیجئے! نیکی کی دعوت نہ دینے والا، بُرائی سے منع نہ کرنے والا جب نانائے حُسَیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے طریقے پر نہیں ہے تو وہ حسینی کیسے ہو سکتا ہے...؟ اللہ پاک ہم سب کو پکّا سچّا حسینی بنائے اور نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے کی توفیق بخشے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

میں نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچاؤں — تُو کر ایسا جذبہ عطا یاالٰہی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! — صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

## (3): کربلا اور دَرْسِ فرض شناسی

**پیارے اسلامی بھائیو!** ابھی ہم نے امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا خطبہ سُنا جو آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اس وقت ارشاد فرمایا: جب یزیدی فوج نے امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا راستہ روکا تھا، اس خطبے میں امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے یزیدیت کا پُورا نقشہ بیان کیا، پھر آخر میں فرمایا: اَنَا اَحَقُّ مِنْ غَیْرِیْ یعنی یزید کو اس کے ظُلْم و ستم سے روکنے کے لئے دوسروں کی نسبت میں زیادہ حق دار ہوں۔ مطلب یہ کہ میں نواسۂ رَسُول ہوں، میرا منصب، میرا مقام و مرتبہ یہ ہے کہ میں سب سے پہلے آگے بڑھ کر یزید کو اس کے ظُلْم سے روکوں، اپنے نانا کے دِین پر پہرا دُوں اور اُمّت کو یزید کی پلیدی اور ناپاکی سے بچاؤں۔



1...ترمذی، کتاب: البر والصلۃ، صفحہ: 471، حدیث: 1921۔

www.dawateislami.net

امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا یہ ایک جملہ سانحۂ کربلا کا گویا مغز ہے ، امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے میدانِ کربلا میں قربانیاں کیوں پیش کیں ؟ بھوک پیاس کیوں برداشت کی گئی ؟ اس لئے کہ امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرض شناس تھے ، امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اپنے منصب کو جانتے تھے ، امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اپنی ذِمَّہ داریوں کو سمجھتے تھے ، امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو اپنی ذِمَّہ داری کا اِحساس تھا ، امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو اپنے اس فرضِ منصبی کی ادائیگی کے لئے اپنے نانا کا شہر مدینہ منورہ چھوڑنا پڑا ، اس فرض کی ادائیگی کے لئے امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے مکہ مکرمہ چھوڑا ، اسی مقصد کی ادائیگی کے لئے امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کوفے کی طرف روانہ ہوئے ، کربلا کے میدان میں امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو گھیرا گیا ، آپ فرض سے پیچھے نہ ہٹے ، پانی بند کر دیا گیا ، امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرض سے پیچھے نہ ہٹے ، ہزاروں کی فوج لا کر کھڑی کر دی گئی ، امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرض سے پیچھے نہ ہٹے ، دُنیا کے ، مال و دولت کا لالچ دیا گیا ، امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرض سے پیچھے نہ ہٹے ، ڈرایا گیا ، امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرض سے پیچھے نہ ہٹے ، آپ کے بھائی ، بھتیجے ، بیٹے آنکھوں کے سامنے شہید کر دئیے گئے ، امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرض سے پیچھے نہ ہٹے ، ننھے علی اَصغر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے گلے پر تیر چلایا گیا ، امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرض سے پیچھے نہ ہٹے ، آخر قربانیاں دیتے دیتے ، امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ خود بھی شہید ہو گئے مگر آپ اپنے فرض سے پیچھے نہ ہٹے اور رہتی دُنیا تک کے لئے اپنے غُلاموں کو یہ دَرْس دے دیا کہ بات جب فرض کی آجائے ، بات جب ذِمَّہ داریوں کی آجائے ، اس وقت بہانے نہیں بنائے جاتے ، اس وقت قربانیاں دی جاتی ہیں۔

**اے عاشقانِ امام حُسَین**! اب ذرا اپنے آپ پر بھی غور کیجئے! ہمارے معاشرے میں ایک تعداد ہے ایسے لوگوں کی جو بہانے بنا کر فرض کی ادائیگی سے دُور رہتے ہیں۔ کئی ایسے ہیں جنہیں نماز کی دعوت دی جائے تو بڑی بے شرمی کے ساتھ کہہ دیتے ہیں : میرے کپڑے صاف نہیں ہیں۔ کوئی کہتا ہے : ابھی مَصْرُوف ہوں۔ کوئی کہتا ہے : مولانا! حلال روزی کمانا بھی تو عِبَادت ہے۔ رمضان کے روزے نہیں رکھتے ، کیوں؟ اس لئے کہ روزہ رکھ کر کام نہیں ہوتا ، حج فرض ہونے کے باوُجود حج نہیں کرتے ، کیوں؟ اس

www.dawateislami.net

سے کہ بچیوں کے ہاتھ پیلے کرنے (یعنی ان کی شادیاں کرنی) ہیں، سُودی کاروبار کرتے ہیں اور اس کا نام بدل کر کہتے ہیں: یہ تو سُود نہیں ہے۔ نشہ آور چیزیں کھاتے، پیتے ہیں اور دِل کی تسلّی کے لئے کہہ دیتے ہیں: یہ تو شراب نہیں ہے۔ دِین میں غلط تاویلیں کرتے ہیں، فرض سے بہانے بناتے ہیں، حیلے تراشتے ہیں، پھر اس پر یہ دعویٰ کہ ہم حسینی ہیں۔

غور کیجئے! کیا یہی حُسَینِیَّت ہے؟ امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ تو وہ ہیں جنہوں نے فرض کی ادائیگی کے لئے کربلا میں ظُلْم برداشت کئے، کنبہ قربان کیا، خود شہید ہوئے اور ایک ہم ہیں کہ فرض کی ادائیگی کے لئے صِرْف نیند قربان نہیں کی جاتی، وقت کی قربانی نہیں دے سکتے، چند منٹ کے لئے دُکان بند نہیں کر سکتے۔ نانائے حُسَین، رحمتِ دارین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کُلُّکُمْ رَاعٍ وَ کُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور ہر ایک سے اس کی رعایا کے متعلق سُوال کیا جائے گا۔ (1)

اس حدیثِ پاک کے مطابق ہم سب نگہبان ہیں، ہم اپنی ذات کے نگہبان ہیں، اپنی اَوْلاد کے نگہبان ہیں، اپنے گھر والوں کے نگہبان ہیں، ہم ذِمَّہ دار ہیں اور ہم سے ہماری ذِمَّہ داریوں کے متعلق پوچھا جائے گا، آہ! وہ قیامت کا سخت ہولناک دِن..! تانبے کی دہکتی ہوئی زمین، آگ برساتا سورج، اگلے پچھلے سب موجود اور سامنا قہر کا...! ذرا تَصَوُّر تو کیجئے! کیا ہمارے یہ بے بنیاد بہانے اُس وقت کام آسکیں گے؟ آج فیشن کا نام لے کر، آزادی کا نام لے کر، جِدَّت پسندی کا نام لے کر اسلامی تعلیمات کو پسِ پُشت ڈال دیا جاتا ہے، اے امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے دیوانو! ذرا سوچئے تو سہی اگر روزِ قیامت پوچھ لیا گیا کہ ہمارے محبوب نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لاڈلے نواسے تو دِین کی راہ میں، فرض کی ادائیگی کے لئے بھوکے پیاسے شہید ہو گئے، کیا تم نے بھی کچھ قربانی دی؟ بتائیے! کیا جواب دیں گے؟ آہ! اُس وقت چرب زبانی کا نشہ خاک میں مِل جائے گا، اگر کوئی بہانہ لگا بھی لیا تو سُنا کب جائے گا؟ یہ تو سزا و جزاء کا دِن ہے، یہ تو عدل و انصاف کا دِن ہے۔

**اے عاشقانِ رسول!** آج فرائض پُورے کرنے کا وقت ہے، آج اپنی ذِمَّہ داریاں



1...بخاری، کتاب: فی الاستقراض، باب، العبد راع فی مال سیدہ، صفحہ: 620، حدیث: 2409۔

www.dawateislami.net

نبھانے کا وقت ہے، بہانے کر کے، اُلٹی منطق چلا کر ہم خُود کو مطمئن تو کر سکتے ہیں مگر اللہ پاک کی رحمت شامِلِ حال نہ ہوئی، نانائے حُسَین، رحمتِ دارَین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا کرم نہ ہوا تو یقین مانیئے! جنّت کی خوشبو تک نہ سُونگھ سکیں گے، آہ! جہنّم ٹھکانا ہوا تو کیا بنے گا، ہائے ہائے! جہنّم کی دہکتی ہوئی آگ، بڑے بڑے بچھّو، موٹے موٹے سانپ بدن کے ساتھ لپٹ سے گئے تو کیا بنے گا۔ جہنمیوں کے جسم سے بہتا ہوا پیپ پینا پڑ گیا تو کیا کریں گے؟

**پیارے اسلامی بھائیو!** یہ دُنیا عارضی ہے، فانِی ہے، چند روزہ ہے، یہاں تکلیف اُٹھانی بھی پڑ جائے تو کیا غم ہے؟ اگر نماز کے لئے کچھ وقت کے لئے دُکان بند کرنی بھی پڑ جاتی ہے، نئے نئے فیشن اپنانے کو دِل کرتا ہے مگر صبر کرتے ہوئے، نفس کی خواہش کو دبا لیتے ہیں، گُناہ کی طرف دِل مائل ہوتا ہے مگر خود کو قابُو میں رکھ کر صبر کرتے ہیں، امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے قربانیاں دے کر جس دِین کی حفاظت فرمائی، اُس دِین کی تعلیمات پر عمل کرتے ہیں، اگر یہ معمولی معمولی قربانیاں دے کر امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے صدقے میں، نانائے حُسَین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رحمت کے صدقے میں جنّت ٹھکانا ہو جائے تو یقین مانیئے! یہ نہایت سستا سودا ہے۔

وہ تو نہایت سستا سودا بیچ رہے ہیں جنّت کا　　　ہم مفلس کیا مول چکائیں، اپنا ہاتھ ہی خالی ہے [1]

اللہ پاک امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے صدقے "فرض شناسی" کی نعمت عطا فرمائے، کاش! ہمیں اِحْسَاسِ ذِمَّہ داری نصیب ہو جائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

## (4): امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ مظلُومِ کربلا ہیں

**پیارے اسلامی بھائیو!** اب ذرا واقعۂ کربلا کو ایک اور انداز سے دیکھئے! میدانِ کربلا میں ظالم کون تھا؟ یزید تھا۔ مَظْلُوم کون تھا؟ امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اور آپ کے رُفقاء۔



1...حدائق بخشش، صفحہ: 186۔

www.dawateislami.net

معلوم ہوا ظالم بننا یزیدیت ہے اور مَظْلُوم ہونا ، یہ کردارِ امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ہے ۔ جو کہتا ہے میں حسینی ہوں اسے چاہئے کہ مَظْلُوم بننا پڑے تو بَن جائے ، ظُلْم کے پہاڑ بھی گِریں تو برداشت کر جائے مگر کبھی بھی ظالم نہ بنے کہ ظالم ہونا یزیدیت ہے ۔

شاید ہم کہنے کو کہہ دیں کہ ہم تو کسی پر بھی ظُلْم نہیں کرتے لیکن اگر ٹھنڈے دِل سے غور کریں تو شاید ایک بھاری اکثریت ظالموں کی نکل آئے گی ۔ جی ہاں ! یہ سچ ہے ، ہم ظُلْم کا اَصْل مفہوم نہیں سمجھتے ، ظُلْم صِرْف قتل کرنے کا نام نہیں ہے ، ظُلْم صِرْف چوریاں ڈکیتیاں کرنے کا نام نہیں ہے ، ظُلْم کا مفہوم بہت وسِیع ہے ۔ فرمانِ اعلیٰ حضرت کا خُلاصہ ہے : ہر وہ نقصان یا تکلیف جو شرعی اجازت کے بغیر کسی کے دِین ، عِزَّت ، جان ، جسم ، مال یا صِرْف دِل کو پہنچائی جائے ، یہ تکلیف چاہے زبان سے ہو ، چاہے فعل سے ہو ، چاہے تَرک سے یعنی (کوئی کام کرنا تھا ، نہ کیا جس سے دوسرے کو تکلیف پہنچی) ، اسے ظُلْم کہتے ہیں ۔ ظُلْم کی کُل 18 قسمیں ہیں اور ہر قِسْم کے تحت سینکڑوں صُورتیں پائی جاتی ہیں ۔ [1]

**پیارے اسلامی بھائیو!** اب دیکھئے ! کیا کیا چیزیں ظُلْم میں شامل ہیں ، مثلاً *آستینیں چڑھا کر کسی کی طرف لپکے ، اُس کا دِل دکھا ، یہ **ظُلْم ہے** *کسی کو گھُور کر دیکھا ، اسے تکلیف ہوئی ، یہ **ظُلْم ہے** *کسی کا قرضہ دبا لیا *گالی دِی *طعنہ دیا *مذاق اُڑایا *طنز کیا *نام بگاڑا *چوری کی *مال چھینا *لُوٹا *رشوت لی *سُود کھایا *جُوئے کے ذریعے مال بٹورا *ناپ تول میں ڈنڈی ماری *والدین کو ستایا *پڑوسی کو تکلیف دِی *رات کو شور شرابا کر کے دوسروں کی نیند خراب کی *راستے میں کوڑا پھینک کر *غلط پارکنگ کر کے تکلیف کا سبب بنے *الزام لگایا *بہتان باندھا *بلا اجازت کسی کی کوئی چیز استعمال کی ، یہ سب **ظُلْم ہے** اور **ظُلْم چاہے چھوٹا ہو ، چاہے بڑا ہو ، ظُلْم ظُلْم ہی ہے** ، اگر ہم سچے حسینی بننا چاہتے ہیں ، اگر ہم واقعی یزیدیت سے بیزار ہیں



1…فتاوی رضویہ ، جلد : 24 ، صفحہ : 459-460 ملتقطاً ۔

www.dawateislami.net

تو ہمیں ہر قسم کا **ظُلم** چھوڑ کر شریف انسان بننا ہوگا اور اگر خُدانخواستہ پہلے کسی پر ظُلم کیا ہے تو اس سے توبہ بھی کرنی ہو گی اور اس شخص سے مُعافِی بھی مانگنی ہوگی۔

یہاں یہ بات بھی یاد رکھئے گا، شریف وہ نہیں ہے جو صِرف شریفوں کے سامنے شرافت دکھائے بلکہ جو حقیقی شریف ہے وہ شریفوں کے ساتھ تو شریف ہوتا ہے ہی، اس کے ساتھ ساتھ بدمعاشوں کے ساتھ بھی شریف ہی ہوتا ہے، یہ جو کہتے ہیں: ہم شریفوں کے ساتھ شریف اور بدمعاشوں کے ساتھ بدمعاش ہیں، جو ٹیڑھی انگلی سے گھی نکالنے کے قائل ہیں، جو کہتے ہیں: میاں! شرافت کا زمانہ نہیں ہے، ایسوں کو چاہئے ذرا غور کریں، یہ کس کی طرف ہیں، امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی طرف ہیں یا یَزِید کی طرف ہیں؟

الحمد للہ! امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ تو اپنے غُلاموں کے ساتھ بھی شریف تھے اور یزید کے مقابلے پر کھڑے ہو کر بھی الحمد للہ! شریف ہی تھے اور الحمد للہ!

ہر زمانہ میرے حُسَیْن کا ہے

لہٰذا یہ کیسے کہا جا سکتا ہے کہ شرافت کا زمانہ نہیں ہے؟ شرافت کا زمانہ تھا، شرافت کا زمانہ ہے اور قیامت تک رہے گا، بَس ہم شریف ہو جائیں تو بات بنے گی۔

## قُوَّت اور طاقت کا نشہ

ایک بہت ہی خطرناک باطنی بیماری ہے: قُوَّت کا نشہ۔ سچّا پکّا حسینی بننے کے لئے ہمیں یہ بیماری اپنے اندر سے ختم کرنی پڑے گی۔ کیونکہ ظُلم عُموماً وہی کرتا ہے جسے قُوَّت و طاقت کا نشہ ہو، یزید پلید کو بھی طاقت ہی کا نشہ تھا، یزید تاج و تخت اور طاقت و قُوَّت کے نشے میں بدمست تھا، اسی لئے اس نے اَہْلِ بیتِ اَطْہار پر ظُلم کے پہاڑ توڑے، اگر یہ عاجزی کرنے والا ہوتا تو کبھی بھی اتنی بڑی جسارت نہ کرتا۔

تاریخِ اُمَم کا یہ پیامِ ازلی ہے　　　اے صاحبِ نظراں! نشۂ قُوَّت ہے خطرناک

یہ بھی یاد رکھئے! طاقت و قُوَّت کے نشے میں طاقت ہونا ضروری نہیں ہے، بہت دفعہ طاقت ہوتی نہیں ہے، لوگ اپنے گمان میں اپنے آپ کو طاقت ور تَصَوُّر کرلیتے ہیں۔ مولانا رُوم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:

نَفْسِ کَسْ رَا فِرْعَوْن نیست　　　لَیْكْ اُوْ رَا عَوْن کَسْ رَا عَوْن نیست

یعنی؛ کون ہے جس کا نفسِ اَمَّارہ فِرْعَون نہیں، ہاں! فِرْعَوْنِ مِصْر کو تخت ملا تھا، سب کو تخت نہیں ملتا۔

یہ اَصْل بات ہے، جو اپنے اندر سے طاقت و قُوَّت کا یہ نشہ ختم کرلے، "میں، میں" نہ کرے، اپنے نَفْس کو قابُو میں کرلے یا یُوں کہہ لیجئے کہ اپنے اندر کے فِرْعَون کو مارلے حقیقت میں وہ شخص ظُلْم سے بچ سکتا ہے۔ مُعَاشرے میں غَور کر لیجئے! جو عاجزی والا ہوتا ہے، وہ کبھی دوسروں کو تکلیف نہیں پہنچاتا، اگر جانے انجانے میں کبھی کسی کو کچھ کہہ بھی بیٹھے تو جلدی سے معافی مانگ لیتا ہے اور جو عاجزی والا نہیں ہوتا، جو اپنے آپ کو کچھ سمجھتا ہے، وہ بات بات پر آستینیں چڑھانے کو دوڑتا ہے۔

اس لئے اگر ہم واقعی حسینی بننا چاہتے ہیں تو ہمیں اپنے اندر کے فِرْعَون (یعنی نَفْسِ اَمَّارہ) کو قابُو میں کرنا پڑے گا، عاجزی اپنانی ہوگی۔ یہ بھی یاد رہے! عاجزی کا یہ مطلب نہیں کہ ہم لوگوں سے ڈرنا شروع کردیں، نہیں، نہیں، لوگوں سے ڈرنا تو بزدلی ہے، امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ بزدل نہیں تھے، امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ تو کمال کے بہادر تھے۔ عاجزی لوگوں کے ڈر سے نہیں ملتی، حقیقی عاجزی خوفِ خُدا سے نصیب ہوتی ہے۔

حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام اللہ پاک کے نبی ہیں، آپ کا مشہور درباری پرندہ ہے: ہُدہُد۔ ایک بار ہُدہُد حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کی اجازت کے بغیر کہیں چلا گیا، ہُدہُد کی اس حرکت سے حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام سخت ناراض ہوئے اور فرمایا: ہُدہُد واپس آئے گا تو میں اسے سزا دُوں گا۔ جب ہُدہُد واپس آیا اور دیکھا کہ حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام جلال میں ہیں تو اس نے عاجزی کی، اپنے پَروں کو زمین پر گھسیٹتے ہوئے حاضِر ہوا اور موقع دیکھ کر، ادب کے دائرے میں رہتے ہوئے قیامت کے دِن بارگاہِ اِلٰہی میں پیشی کا ذِکْر کر دیا، بَس قیامت کا ذِکْر سننا تھا، حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کانپ گئے اور آپ نے ہُدہُد کو مُعَاف کر دیا۔ (1)



1...تفسیر خازِن، پارہ: 19، سورۂ نمل، زیرِ آیت: 21، جلد: 3، صفحہ: 342۔

www.dawateislami.net

اللہ پاک ہمیں بھی خوفِ خُدا نصیب کرے ، کاش ! ہم عاجزی کے پیکر بن جائیں ، کاش ! پکّے سچّے حسینی بنیں اور ہمیشہ شریف بَن کر رہیں ، مَظْلُوم تو بھلے ہی بَن جائیں مگر کبھی بھی ظالم نہ بنیں ۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

## 12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام :
## مدرسۃ المدینہ (اسلامی بھائیوں کے لئے)

**پیارے اسلامی بھائیو!** پکّے سچّے حسینی بننے کے لئے ، امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی سیرتِ پاک کا فیضان حاصِل کرنے کے لئے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے ساتھ وابستہ ہو جائیے ۔ الحمد للہ ! امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی یاد میں ، کربلا کے اَصْل مقصد پر عَمَل کرنے یعنی بُرائی سے روکنے اور نیکی کی دعوت عام کرنے کے لئے ہزاروں عاشقانِ رسول مدنی قافلوں میں سَفَر کرتے ہیں ، ہم بھی مدنی قافلوں میں سَفَر کی سعادت حاصل کریں ، عَمَلی طَور پر کربلا والوں کی یاد منائیں اور ڈھیروں ثواب حاصِل کیجئے ۔

اس کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی کے 12 دِینی کاموں میں بھی خوب بڑھ چڑھ کر حصّہ لیجئے ، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم ! امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا فیضان نصیب ہو گا اور دِین و دُنیا کی ڈھیروں بھلائیاں ہاتھ آئیں گی ۔ دَعوتِ اسلامی کے 12 دینی کاموں میں ایک دینی کام ہے : مدرسۃ المدینہ (اسلامی بھائیوں کے لئے) ۔

ہم جانتے ہیں کہ امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے شہادت کے بعد نیزے پر بھی قرآنِ کریم پڑھا تھا مگر آہ ! آج حسینی کہلانے والے اُوپر سے دیکھ کر دُرُست قرآن پڑھنا بھی نہیں جانتے ، اس لئے فیضانِ قرآن عام کرنے کے لئے ، مسلمانوں کو تجوید و قراءت کے ساتھ قرآن پڑھنا سکھانے کے لئے مسجدوں ، دکانوں ، سکولوں کالجوں وغیرہ میں اسلامی بھائیوں کے لئے مدرسۃ المدینہ لگایا جاتا ہے ، آپ بھی اس دینی کام میں ضرور حصّہ لیجئے !

## زندگی میں نیکیوں کی بہار کیسے آئی؟

ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ دینی ماحول سے وابستگی سے پہلے میں بے نمازی تھا۔ دوستوں کے جھرمٹ میں وقت کی دولت برباد ہونے کا احساس تک نہ ہوتا۔ میری نافرمانیوں بھری زندگی میں نیک اعمال کی بہار اس طرح آئی کہ دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ایک اسلامی بھائی مجھے اسلامی بھائیوں کے مدرسۃ المدینہ میں تجوید کے ساتھ قرآنِ کریم پڑھنے کی دعوت دیا کرتے تھے ، ایک دِن میں نے ان کی دعوت قبول کر ہی لی اور مدرسۃ المدینہ میں شریک ہوگیا ، مدرسۃ المدینہ میں نہ صرف قرآنِ مجید درست مخارِج کے ساتھ پڑھنے کی تعلیم دی جارہی تھی بلکہ نماز ، روزہ وغیرہ کے مسائل اور پیارے آقا ، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنتیں سیکھنے سکھانے کا سلسلہ بھی تھا۔ مجھے اس محبت بھرے ماحول نے متأثر کردیا چنانچہ میں پابندی سے مدرسۃ المدینہ میں شرکت کرنے لگا۔ اس کی برکت سے میں نے داڑھی بھی رکھ لی اور عمامہ شریف بھی سجالیا ، الحمدللہ! یُوں مجھے گناہوں بھری زندگی سے نجات بھی نصیب ہوگئی۔

مقبول جہاں بھر میں ہو دعوتِ اسلامی　　　　صدقہ تجھے اے ربِّ غفّار! مدینے کا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب!　　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

## ”تجہیز وتکفین“ ایپلی کیشن

**اے عاشقانِ رسول!** دَعْوَتِ اسلامی کے **شعبہ کفن دفن** اور آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ کے تعاون سے ایک موبائل ایپلی کیشن جاری کی گئی ہے : **Muslim'sFuneral** (تجہیز وتکفین موبائل ایپلی کیشن)۔ اس ایپلی کیشن میں مَیِّت کے غُسل و کفن اور دفن وغیرہ کے متعلق اہم ترین معلومات فراہم کی گئی ہیں اور ایک خاص بات یہ کہ مَیِّت کو غُسل کیسے دینا ہے ، کفن کیسے پہنانا ہے ، اس کا عملی طریقہ جاننے کے لئے **AnimatedVideos** اس ایپلی کیشن میں بھی شامل ہیں۔ خود بھی یہ موبائل ایپلی کیشن انسٹال کرلیجئے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلائیے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب!　　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

**پیارے اسلامی بھائیو!** بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت ، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا : مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِيْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِيْ فَلَهٗ اَجْرُ مِائَةِ شَهِيْدٍ یعنی اُمت کے فساد کے وقت جو شخص میری سنت پر مضبوطی سے عمل کرے گا اسے سو شہیدوں کا ثواب عطا ہو گا۔ [1]

ہر کام شریعت کے مطابق میں کروں کاش! یارب تو مبلغ مجھے سُنّت کا بنا دے [2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

## عیادت سُنَّتِ مصطفےٰ ہے

**دو ۲ فرامینِ مصطفےٰ** صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم * جو مریض کی عیادت کرتا ہے وہ جنّت کے باغات میں بیٹھتا ہے ، جب وہ کھڑا ہوتا ہے تو 70 ہزار فرشتے رات تک اس کے لئے دعا کرتے ہیں۔ [3] * جو ثواب کی اُمّید پر اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرے ، اسے جہنم سے 70 سال کے فاصلے تک دُور کر دیا جائے گا۔ [4]

**اے عاشقانِ رسول!** مریض کی عیادت کرنا سُنّتِ مصطفےٰ بلکہ سُنّتِ انبیا ہے * نبیوں کے نبی رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عادتِ کریمہ تھی کہ کسی بھی صحابی کے بیمار ہونے کا پتہ چلتا آپ اس کی عیادت کے لئے تشریف لے جاتے * اگر کوئی شخص 3 دن مسجد سے غائب رہتا تو آپ اس کے متعلق لوگوں سے پوچھا کرتے ، اگر وہ بیمار ہوتا تو اس کی عیادت فرماتے [5] * اور عیادت کے لئے اگر مدینہ شریف کے آخری کنارے



1...زُہد کبیر ، صفحہ : 118 ، حدیث 207۔

2...وسائلِ بخشش ، صفحہ : 115۔

3...شعب الایمان ، مریض کی عیادت کا باب ، جلد : 6 ، صفحہ : 531 ، حدیث : 9171۔

4...ابوداوٗد ، کتاب : جنائز ، باب : وضو میں عیادت کی فضیلت ، صفحہ : 500 ، حدیث : 3097۔

5...مسند ابی یعلٰی ، جلد : 3 ، صفحہ : 141 ، حدیث : 3429۔

www.dawateislami.net

تک بھی جانا پڑتا تو تشریف لے جاتے اور اپنے صحابہ کی عیادت فرماتے۔[1] *مشہور مفسرِ قرآن، مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اخلاقِ کریمہ میں سے ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہر امیر و غریب کے گھر بیمار پرسی کے لئے تشریف لے جاتے۔[2] *حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عادتِ کریمہ یہ تھی کہ جب کسی مریض کی عِیادت کو تشریف لے جاتے تو یہ فرماتے: لَا بَاْسَ طَھُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللہ (یعنی: کوئی حرج کی بات نہیں اللہ پاک نے چاہا تو یہ مرض (گناہوں) سے پاک کرنے والا ہے) ایک اعرابی کی عِیادت کو تشریف لے گئے تو یہی فرمایا: لَا بَاْسَ طَھُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللہ۔[3]

عیادت کے متعلق مزید معلومات کے لئے امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا رسالہ "بیمار عابد" پڑھ لیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد



1... مسلم، کتاب: جنائز، مریض کی عیادت کا باب، صفحہ: 331، حدیث: 925 خلاصۃً۔

2... مرآۃ المناجیح، جلد: 2، صفحہ: 407۔

3... بخاری، کتاب: المناقب، صفحہ: 919، حدیث: 3616۔

www.dawateislami.net

# دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

## (1) شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ

الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخْص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) یہ دُرُود شریف پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے ، مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی ، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں ۔ (1)

## (2) تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وسَلَّم نے فرمایا : جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے ۔ (2)

## (3) رَحمت کے سَتّر (70) دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد



1...اَفْضَلُ الصَّلاۃ، صفحہ : 151، خلاصۃً۔

2...اَفْضَلُ الصَّلاۃ، صفحہ : 65۔

www.dawateislami.net

جو یہ دُرودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (1)

## (4) چھ (6) لاکھ دُرود شریف کا ثواب

**اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللہ**

عَلّامہ اَحمد صاوِی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ بَعض بُزرگوں سے نَقل کرتے ہیں : اِس دُرود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ ۶ لاکھ دُرود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔ (2)

## (5) قُربِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ :

**اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ**

ایک دن ایک شَخص آیا تو حُضُورِ اَنور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے درمِیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کرام علیھم الرِّضْوَان کو حیرت ہوئی کہ یہ کون بڑے مرتبے والا شخص ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا : یہ جب مجھ پر دُرودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔ (3)



1...قَوْلُ البَدِیع ، باب ثانی ، صفحہ : 277۔

2...اَفْضَلُ الصلاۃ ، صفحہ : 149۔

3...قَوْلُ البَدِیع ، باب اَوّل ، صفحہ : 125۔

www.dawateislami.net

## (6)دُرُودِ شَفاعت

**اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ**

**شافِعِ اُمَم** صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وآلہٖ وسَلَّم **کا عظمت والا فرمان ہے: جو شخص یُوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے امیری شفاعت واجب ہوجاتی ہے۔** (1)

## (1)ایک ہزار دن تک نیکیاں

**جَزَی اللہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ**

**حضرتِ ابنِ عباس** رَضِیَ اللہُ عَنْہ **سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ** صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وآلہٖ وسَلَّم **نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لیے 70 فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔** (2)

## (2)گویا شَبِ قَدْر حاصل کرلی

**لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ**

(حِلم اور کرم فرمانے والے اللہ پاک کے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے، سات آسمانوں اور عظمت والے عرش کا ربّ)

**فرمانِ مصطفےٰ** صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وآلہٖ وسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا، گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔ (3)



1...الترغیب والترھیب، کِتَابُ الذِّکْرِ والدُّعا، جلد: 2، صفحہ: 329، حدیث: 30۔

2...مَجْمَعُ الزَّوائِد، کِتَابُ الْاَدْعِیَہ، جلد: 10، صفحہ: 254، حدیث: 17305۔

3...تاریخ ابنِ عَساکِر، جلد: 19، صفحہ: 155، حدیث: 4415۔

www.dawateislami.net